رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ ۳ روپے

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۱

گلدستہ اخبار

مکتی فوج کے کمشنر بکڑ صاحب معہ میم صاحبہ کے ۵ تاریخ کو لودیانہ میں تشریف لائے۔

انھوں نے لودیانہ کے قلعہ میں بائسکوپ کے ذریعہ سے رات ۷ بجے سے لیکچر دیا۔ لیکچر بہت مفید اور دلکش تھا۔

بغداد کی فتح میں ہندوستانی جھنڈوں کی تعداد بہت ہی زیادہ تھی۔

جو رسالہ اس وقت پہلوؤں پر تھا وہ بھی عنقریب سارا ہندوستانی ہی تھا۔

اس ہندوستانی فوج میں زیادہ تر وہ فوج تھی جو فرانس گیلی پولی اور مصر میں کارہائے نمایاں کر چکی ہے۔

جو غلطیاں ہندوستانی فوجی خدمات میں میسوپوٹامیہ کی ابتدائی لڑائیوں میں ہوئی تھیں اُنکی تلافی اس فتح سے ہوگئی۔

اب اُن غلطیوں پر کچھ بھی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

اس میدان میں ہندوستان نے بہت ہی زیادہ حصہ لیا۔ شاباش ہندوستانی فوج شاباش۔

چین کے ہاؤس آف ریپرزنٹیٹوس میں ۳۰ سے زیادہ اتفاق رائے سے جرمنی سے تعلقات قطع کر لینا منظور ہو گیا ہے۔

۱۲ تاریخ کی خبر ہے کہ وار کانفرنس کے ہندوستانی نمائندے لندن میں پہنچ گئے ہیں۔

مسٹر جے۔ ڈنلپ سمتھ اور سر پرتاپ سنگھ سے اُن کی ملاقات ہوئی۔

روس نے ۸ مارچ کو ہمدان کے علاقہ میں رسوطوم پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ ہمدان میں جنگ کر کے روس نے مقام بکھطے پر قبضہ کر لیا۔

پیٹروگراڈ میں اس وقت ۴۰۰ ہزار ٹن سے بھی زیادہ گندم، ریشمی اور آٹا موجود ہے۔ سامان آ رہا ہے۔

امریکہ کے تجارتی جہاز جو جرمن بحری سرنگوں کے علاقہ سے گذریں گے وہ خوب مسلح ہوا کریں گے۔

ڈچز آف کناٹ برونشیل نمونیہ سے بیمار ہیں۔

۱۲ تاریخ کی رات بے چینی سے گذری۔

فرانسیسیوں کو شامپین میں فتح ہوئی۔

انگریز بوشاونیس میں آگے بڑھ رہے ہیں

۱۳ کی خبر ہے کہ ۳۷ کے مقابل میں ۱۵۲ رایوں سے جرمنی کے ساتھ قطع تعلقات قبول ہو گئی۔

روس میں سخت برفباری ہوئی۔

فرانس میں بھی جرمنی رجعت کر رہے ہیں۔

تار برقیات

بغداد فتح ہوگیا۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ میسوپوٹامیا کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ اتوار کے روز ہماری فوجوں نے بغداد فتح کر لیا۔

دہلی ۱۳ مارچ۔ اس اعلان کے سلسلہ میں کہ ہماری فوجیں ۸ مارچ کی رات کو دریائے دیالا کی لائن پر دشمن سے جا بھڑیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہماری فوجیں رات کے وقت چاندنی میں اس دریا سے عبور کر گئیں اور اس کے دہنے کنارہ پر ایک مضبوط مورچہ قائم کر لینے میں کامیاب ہوگئیں۔ اسی اثنا میں ۸ مارچ کو دریائے دیالا اور دجلہ کے مقام اتصال سے کچھ فاصلہ پر نیچے کی سمت کے ایک نالے کے اوپر پل بنا کر ہماری فوج کا ایک دستہ دریا کے دہنے کنارہ کو روانہ ہوگیا۔ اور معلوم کیا کہ دشمن بغداد کے جنوب مغرب کی طرف قریباً دس میل کے فاصلہ پر ایک مورچہ بنا بیٹھا ہے۔ ہماری فوجوں نے دشمن کو اس مورچہ سے ۹ مارچ کی رات کو نکال دیا اور وہ دو میل اور زیادہ پیچھے کو ہٹ گئے۔ دریائے دیالا کا راستہ صاف کر دیا اور ہماری فوجیں بغداد کی جانب کو دو میل اور زیادہ آگے بڑھ گئیں۔ ۹ مارچ کو ہماری فوجوں نے دشمن کو اس دوسرے مورچے سے بھی نکال دیا۔ اور جس مقام پر انہوں نے قبضہ کر لیا تھا اس پر انہوں نے قیام کیا۔ باوجود سخت آندھی اور خاک دھول کے طوفان کے ۱۰ مارچ کی صبح کو دشمن پر اور زیادہ دباؤ ڈالا گیا۔ ترکی بغداد کے مغرب اور جنوب مغرب کی سمت قریب ۳ میل اور زیادہ دور تک پیچھے ہٹ گئے جس وقت سے کہ ۱۱ مارچ تک سر سٹینلی ماڈ برابر تار خبریں بھیجکر اعلان کرتا ہے۔ کہ اسی تاریخ کو برٹش فوجوں نے بغداد پر قبضہ کر لیا۔ مزید حالات تا حال موصول نہیں ہوئے۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ اس شام کو ہاؤس آف کامنز میں مسٹر بونر لا نے کہا کہ بغداد پر قبضہ کر لینا ان سلسل لڑائیوں کا نتیجہ ہے جو برٹش اور ہندوستانی فوجیں بڑے استقلال اور دباؤ کے ساتھ لڑتی رہیں۔ ان کی اس بہادری اور شجاعت کی جتنی داد دیجائے کم ہے۔ رجیرز اس نے یہ بھی کہا کہ دریائے دجلہ کے دہنے کنارہ پر سخت جنگ ہوئی جس میں دشمن کا سخت نقصان ہوا جنرل ماڈ قط العمارہ کے نزدیک دریا سے عبور کر کے میسوپوٹامیہ کی ترکی فوج کو سخت خطرات میں ڈال دیا۔ دشمن اس لئے فوراً بغداد کو پسپا ہوا۔ اور جنرل ماڈ نے اپنی پوری طاقت سے دشمن کا تعاقب کیا۔ اس تعاقب میں نہ صرف دشمن کے آدمیوں کی بڑی بھاری تعداد اور ہر قسم کے سامان کا بڑا بھاری ذخیرہ ہمارے قبضہ میں آیا۔ بلکہ اس امر کے یقین کرنے کی معقول وجوہات ہیں کہ دشمن کے توپخانہ کا ۳/۴ کے قریب ہمارے قبضہ میں آگیا یا دریائے دجلہ میں غرقاب ہوگیا۔

۵ مارچ کو ہمارا رسالہ بغداد سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر ترکی عقب تک پہنچ گیا۔ اور ایک لڑائی کے بعد ترکوں نے اپنا تیار کردہ مستحکم مورچہ چھوڑ دیا۔ ۷ مارچ کو ہمارے رسالہ نے دریائے دیالا کے مورچہ بھی جا لیا۔ یہ مورچہ دریائے دجلہ کے ایک نالے کے سبب سے جو تمیس گز سے زیادہ پہن میں ہے۔ اور پایاب نہیں ہے۔ سخت خطرہ میں پڑ گیا۔ اس لئے جنرل ماڈ نے رسالہ پیچھے ہٹا لیا اور پیادہ پلٹن کو آگے کر دیا۔

اس اثنا میں ترکیوں کو بغداد سے کمک پہونچ گئی اور دیالا دریا پر سخت مٹھ بھیڑ ہوئی۔ بغداد جنوب مغرب کی طرف سے محصور ہوگیا۔ ۷ مارچ کو جنرل ماڈ نے اس جگہ پر پل باندھ لیا جہاں دریائے دیالا دریائے دجلہ کے ساتھ ملتا ہے۔ اور یوں پیادہ فوج کی مدد سے رسالہ دہنے کنارہ پر سے عبور کر گیا۔

باوجود تمازت آفتاب اور گرد و غبار کے فوج شاندار طور پر ۱۸ میل آگے بڑھ گئی۔ اور دشمن کو بغداد سے چھ میل جنوب مغرب میں دشمن کو بڑی مضبوطی کے ساتھ خندقوں میں قائم پایا۔ مگر فوراً دشمن کو انہوں نے دو میل اور پیچھے ہٹا دیا۔ ۸ مارچ کو فوج نے دیالا پر جنگ کرتے ہوئے شمالی کنارہ پر پاؤں جما لئے۔ ۱۰ مارچ کے عرصہ میں دہنے کنارہ پر جو فوج تھی اس نے باوجود گرد و غبار کی سخت آندھی اور طوفان کے خوب کامیابی حاصل کی اور بغداد کی مضافات میں دشمن کو پیچھے ہٹا دیا۔ اب دشمن بغداد سے صرف ۳ میل کے فاصلہ پر رہ گیا۔ اسی طرح فوج دریا سے بھی پار ہوگئی۔ اور دشمن کو بغداد تک پہونچا دیا اور ۱۱ مارچ کی صبح کو فوج بغداد میں داخل ہوگئی ۔



ایڈیٹوریل نوٹس

دُعا اور قانونِ کشش ثقل

کہتے ہیں کہ ایک نوجوان ایک مرتبہ ان چکدار اوزاروں کی قطار کا معائنہ کر رہا تھا جو ایک اپریشن کے کمرے میں ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔ ناگہاں وہاں کے ایک سرجن کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"شاید آپ اُس حماقت پر تو یقین نہ کرتے ہونگے جس کو دعا کہتے ہیں" سرجن نے جب وہ ایک نہایت نازک اوزار کو ہاتھ میں لئے ہوئے اور دھوپ میں رکھ کر بڑی غور سے دیکھ رہا تھا جواب میں کہا "کیوں نہیں؟" جوان نے جواب دیا "اس لئے کہ آپ کو سائنس کی تعلیم خوب ملی ہوئی ہے"۔ اس عمیق نظر ڈاکٹر نے پھر جواب میں کہا۔ "کیوں نہیں؟"

نوجوان نے تبسم کے ساتھ کہا۔ "آہ۔ کیا ڈاکٹر صاحب! آپ لاریب اس امر کا تو یقین کرتے ہی نہ ہونگے کہ خدا اپنی مخلوقات میں سے کسی ایک یا زیادہ شخص کی درخواست پوری کرنے کے لئے تمام قوانین قدرت کو بدل ڈالے۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ قدرت کے قوانین کیسے اٹل ہیں"۔ ڈاکٹر مذکور نے آہستگی مگر بڑی سنجیدگی سے جواب دیا "یہی تو وجہ ہے جس کے سبب سے میں دعا کی تاثیر کا ایسے زور کے ساتھ یقین رکھتا ہوں"۔

نوجوان نے بڑے تعجب اور حیرت کے لہجہ میں کہا "اچھا براہ مہربانی اس معمہ کو تو حل کر دیجئے"۔ سرجن نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔ "بھلا یہ بات ہی کیا ہے۔ یہ تو ایک آسان مسئلہ ہے دعا زیادہ سے زیادہ الفاظ میں بیان جو دعا کی وجہ ہے۔ ابھی ویسے ہی قدرت کی ایک طاقت ہے جیسے کشش ثقل قدرت کی ایک طاقت ہے۔ شک کرنے والے لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ اگر دعا کا جواب دیا جائے تو قدرت کے تمام قوانین فسخ ہو جائیں۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ لو میں اس کی توضیح کئے دیتا ہوں۔ یہ اوزار جو میرے ہاتھ میں ہے گر کیوں نہیں پڑتا؟" جوان نے جواب دیا "اس لئے کہ آپ اس کو سہارا دیئے ہوئے ہیں"۔ ڈاکٹر بولا "ٹھیک ہے۔ اور پھر بھی کشش ثقل کا قانون فسخ تو نہیں ہو گیا اور نہ ہی اُس کے عمل سے انکار کیا جاتا ہے۔ صرف وجہ یہ ہے کہ ایک لحہ کے لئے اس سے بڑھکر ایک قانون اُس کی جگہ حایل ہو گیا یعنی زندگی کا قانون اب اگر طبیعت عالم کا فراخدلانہ نظر سے مطالعہ کرو تو گویا نظر آتا ہے یہ کہ اعلیٰ طبقہ کے سچلے قوانین نچلے طبقہ کے بعض قوانین پر اپنا عمل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ غیر ذی عضو دنیا میں کشش ثقل ایک بڑا قانون ہے اور یہی قانون ذی عضو دنیا میں بھی ہے۔ مگر ذی عضو دنیا کا قانون یعنی زندگی کا قانون غیر ذی عضو دنیا کے قانون سے افضل اور بالاتر ہے۔ کشش ثقل کی طاقت کے ہوتے ہوئے بھی پودے اپنی شاخوں اور انکوروں کو برابر اوپر کی طرف نکالتے رہتے ہیں۔ لوگ اسی قانون کے خلاف چلتے پھرتے ہیں پس کیا قدرت کے دوسرے یعنی روحانی طبقہ میں بھی کوئی ایسا قانون نہیں ہو سکتا جو ایسا ہی طبعًا ذی عضو دنیا کے بعض قوانین پر حاوی اور فائق ہو؟ پودہ غیر ذی عضو دنیا میں اپنی جڑیں لے جاتا ہے۔ اور مردہ پر ماڈوں کو وہاں سے لے لیتا ہے اور اُن میں زندگی ڈالتا اور ایسی خاصیت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ کشش ثقل کی حدود سے اوپر آتا ہے۔ تو کیا روحانی دنیا مادی دنیا کے لئے ایسا بہت کچھ نہیں کر سکتی؟ اور پھر بھی قدرت کا ایک بھی قانون درہم برہم نہیں ہو جاتا۔

نوجوان بول اُٹھا "ہاں ہاں کیوں نہیں ہو سکتا؟" سرجن نے بڑے زور کے ساتھ کہا "نہ صرف ہو سکتا بلکہ ہوتا بھی ہے" جوان بولا "اچھا تو دعا میں بہرصورت کچھ تو ضرور ہے"۔ ڈاکٹر نے کہا "استعجاز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔

مسیح میں قایم رہنا

قاعدہ ہے کہ قطب نما کی سوئی خواہ اُس کو ہاتھ سے کسی طرف کر دو وہ تھوڑی دیر تک تھرتھرا کر آخر قطب ہی کی سمت کو ہو کر ٹھہر جاتی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اُس کو مقناطیس کے اثر سے موثر کر کے ترکیب دیا گیا ہے۔ اسی طرح سے ایماندار کا دل جو مسیح کی محبت کے مقناطیس سے بخوبی موثر ہو چکا ہے۔ اُس کو کہیں اطمینان نہیں ملتا۔ مگر صرف خداوند مسیح میں۔ ہو سکتا ہے کہ دن بھر کے تفکرات اور محنتیں ہماری توجہ کو اسی طرح کھینچکر دوسری باتوں کی طرف لے جائیں جیسے ہماری انگلی قطب نما کی سوئی کو قطب کی جانب سے ہٹا کر مشرق یا مغرب کی طرف کر دے مگر جونہی کہ اُن تفکرات اور محنتوں کا دباؤ ایماندار کے دل پر سے ہٹ جاتا ہے۔ تو اُسیوقت ایماندار کا دل اپنے محبوب کی طرف کو ہو جاتا ہے۔

جیسے سوئی جب انگلی کے اثر سے بری ہو جاتی ہے تو فوراً قطب کی طرف اپنا رخ کر لیتی ہے۔

امریکہ میں مشنری ایجوکیشن موومنٹ

امریکہ میں چودہ برس سے ایک تحریک جاری ہے جس کا نام مشنری ایجوکیشن موومنٹ ہے جس کا کام یہ ہے۔ کہ وہ مشنری کاموں کے لئے لوگوں کو تعلیم دیتی ہے۔ ایک لاکھ سے بھی زیادہ مشن سٹڈی کی جماعتیں ہیں جو اس تحریک کے ماتحت جاری ہیں۔ ان جماعتوں میں سے ۲۰ لاکھ سے زیادہ مشنری اب اس قابل ہو چکے ہیں جو امریکہ کی کلیساؤں میں لیڈر ہونے کے عہدہ پر مقرر ہوں۔ یہ متفرق مشنوں کی متحدہ تحریک ہے۔ امریکن قوم اور دنیا میں بھی مذہب کی اشاعت کے لئے کلیسیا اور سنڈے سکولوں کے جوان طلبا کی تعلیم کا نہایت عمدہ ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ یہ موجودہ مشنوں میں بذریعہ دعا خیرات اور کام کرنے کے خاص مشنری روح پھونک رہی ہے۔ یہ تحریک اپنے رسالجات اخبارات وغیرہ اور اپنے افسروں کے وسیلہ سے مشنری تعلیم کی ترقی میں متفرق مشنوں کے درمیان ملکر کام کر رہی ہے۔

جنگ کے بعد انگریزی اور فرانسیسی زبانیں

انگریزی اور فرانسیسی اتحاد اس قدر پختہ اور سچا ہے کہ امید کی جاتی ہے کہ جنگ کے بعد بہت سے معاملات انگریزی اور فرانسیسی سلطنتوں کے مشترکہ ہونگے۔ ان میں سے زیادہ پختہ اور یقینی امر یہ ہے کہ جنگ کے بعد فرانس میں انگریزی زبان کی اور انگلستان میں فرانسیسی زبان کی تعلیم کو پورے طور پر رواج دیا جائیگا۔ ہر ایک ملک دوسرے ملک کی زبان نہ صرف کتابی طور پر سیکھنے اور سکھانے میں غیرت اور سرگرمی سے عمل پیرا ہوگا۔ بلکہ عام بولچال اور خط وکتابت میں بھی وہ مروج ہوگی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ انگلستان اور فرانس جس طرح ایام جنگ میں دل وجان سے ملکر کام کرتے رہے اب بھی کر رہے ہیں ویسے ہی جنگ کے بعد امن کے ایام میں بھی کرتے چلے جائیں گے۔ اور اب پورے طور پر سمجھا جاتا ہے کہ جرمن کو وہ فروغ نصیب نہ ہوگا جو اس کو پہلے حاصل تھا۔ اس اتحاد کا ایک یقینی نتیجہ یہ ہوگا کہ فرانس اور انگلستان کے درمیان تبادلہ تجارت اور دیگر معاملات کو زیادہ رونق ملیگی۔ اور تمام طبعی اور معنوی پیداوار سے ایک دوسرے کو نہایت فائدہ پہونچایا جائے گا۔ اور باہمی معاملات اور تعلقات ایسے بڑھ جائینگے جیسا کہ پہلے کبھی نہ تھے اقتصادی اور صنعتی میدانوں میں ایسے گہرے اور نزدیکی تعلقات کی ترقی کے لئے زبان کی یگانگت اور تبادلہ بہت ضروری متصور ہوتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں فرانس نے انگریزی زبان کو فرانس کے نہایت مفید مطلب پایا ہے۔ اور دوسری جانب اس جنگ نے انگریزوں کے درمیان فرانسیسی زبان اور علم کو بہت ہی پھیلا دیا ہے۔ ہزاروں نوجوان جو فرانس میں وارد ہوئے اور جو اس زبان کے سمجھنے کے بالکل ناقابل تھے۔ اب وہ فرانسیسی زبان بہ آسانی بول سکتے ہیں۔ اور جہاں انگریزی افسر مستقل کاموں پر فرانس میں مامور ہیں وہاں بچوں نے انگریزی علم بلا کسی مدرسہ میں جانے کے بخوبی حاصل کر لیا ہے۔ اور یہی حال انگلستان میں بھی ہے ☩

---

۳۰ لاکھ برطانوی مستورات

نقشہ تعداد وشمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۲،۹۰۰۰ مستورات اپنے گھروں سے باہر جزائر برطانیہ میں متفرق مقامات پر کارخانوں وغیرہ میں کام کر رہی ہیں اس تعداد میں سے عنقریب ۱۰۰۰۰۰۰ عورتیں اُن کاموں پر مامور ہیں جن پر قبل از جنگ صرف مرد ہی مقرر تھے۔ جن مردوں میں سے اکثر براہ راست فوج میں بھرتی کئے گئے تھے مزدوری کے سلسلہ میں عورات ابھی تک بھرتی کیجارہی ہیں۔ لندن مزدور پیشہ عورتوں سے بھر پڑا ہے۔ اُن کا عام زنانہ لباس یہ ہے کہ وہ گھٹنوں تک کا پیراہن پہنتی ہیں اور چمڑے کی پٹیاں باندھتی ہیں۔ انگلستان کی حقوق طلب مستورات اپنی موجودہ مزدوری پیشہ حالت کی جانب پارلیمنٹ کی توجہ کو منعطف کرتی اور رائے دینے کا حق طلب کرتی ہیں ☩

جرمن خوف زدہ ہے

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ ہمارے ہم وطنوں کے جم غفیر کو اُن نتائج کا کچھ بھی علم نہیں ہے۔ جو اس وقت پیدا ہونگے۔ اگر ہم زک اٹھائیں اور انگلینڈ جیسے دشمن سے شکست کھائیں۔ انگریزی وزیروں اور ماتحت افسروں کی تقریروں کو بے ہودہ لاف زنی تصور کرنا خطرناک غلطی ہے۔ جو جرمنی کی جنگی طاقت کو برباد کرنا۔ کروپ کے کارخانوں کو اُڑا دینا۔ اور قیصر کو سینٹ ہیلینا میں جلاوطن کر دینے کے آرزومند ہیں۔ انگلستان فتح پاکر بالکل متفرق طور پر عمل کریگا ڈبا دو۔ جلا دو۔ برباد کر دو۔ انگلستان کا ہمیشہ سے مقولہ رہا ہے۔

بیشک انگلستان ضرور فتحمند ہوگا۔ مگر

وہ جرمن سے کبھی بے رحمانہ سلوک نہ کریگا۔ ہاں سزا اُس کو ضرور ملیگی۔ مگر نیست و نابود نہ کیا جائیگا۔ یہ جرمن کا خطرہ ہے۔ اور واقعی ایسا ہونا بھی چاہئے مگر ہماری سرکار۔ ایک مسیحی سرکار ہے۔ اُس کی مسیحیت کسی کو برباد کرنے کی اجازت نہیں دیتی مگر پھر بھی جنگ کے بُرے نتائج جرمن کو ضرور بھگتنے پڑینگے۔ جو کچھ سلوک انگلستان جرمن کیساتھ کریگا وہ دانشمندانہ اور مسیحی ضرور ہوگا۔

جنگ کب ختم ہوگی؟

یہ سوال خلوت اور جلوت ہر دو میں خواص و عوام کے درمیان بڑی بے صبری اور بے قراری کیساتھ کیا جاتا ہے۔ اور حالت بھی ایسے ہی سوالات کی مقتضی ہے۔ مگر اس کا قطعی یا اگر اگر قدرے اطمینان بخش جواب کہاں سے مل سکتا ہے۔ انبیاء اور ان کی نبوت تو آجکل دنیا سے معدوم ہے۔ اور جو لوگ اٹکل پچو جواب دیا کرتے ہیں وہ کسی نہج سے قابل اعتبار نہیں۔ ہاں البتہ جو کچھ ماہران جنگ اور مدبران سلطنت حالات موجودہ کو دیکھ کر کہتے ہیں اُس پر قدرے اعتبار کیا جاتا ہے۔ گو پھر بھی وثوق کے ساتھ نہیں۔ غیب کی بات بھلا کون جانتا ہے تاہم چند مدبران کے خیالات درج ذیل ہیں۔

مسٹر لائیڈ جارج نے کان کنوں ادویرنگ بازوں کے درمیان درس دیتے ہوئے کہا کہ موسم گرما تک انگلینڈ ضرور فتح کریگا۔ سر ڈگلس ہیگ نے جو ہمیشہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ تقریر کیا کرتا ہے۔ ایک روز اعلان کیا کہ آنے والے موسم گرما میں میدان جنگ کا فیصلہ ہو جائیگا۔ روسی افواج کے کمانڈر جنرل بروسیلاف نے کہا۔ ایسے یقین کے ساتھ جیسا کہ میرے یہاں کھڑے ہونے کا ہے۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ جنگ اسی گرمی کے موسم میں ختم ہو جائیگا۔ فرانسیسی افواج کا کمانڈر بھی ایسا ہی خیال کرتا ہے۔ یہ سارے اندازے اور تخمینے جرمنوں کی امیدوں اور توقعات سے بھی موافقت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے چانسلر کی تقریرات سے نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ اسی موسم گرما میں جنگ ختم ہونے کی امید ہے۔ اگر یہ تمام قیاسات اور خیالات پورے نکلے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو تو مرحوم لارڈ کچنر کی یہ پیشینگوئی پوری ہو جائے گی کہ جنگ تین سال تک رہیگا۔ جنگ کے موجودہ نشانات اور حالات خصوصاً ۱۹۱۷ء کی موسم گرما کے جارحانہ حملے جنگی تیاریاں طرفین سے بڑے زور شور اور کمال کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ اور جو اس جنگ کی تاریخ میں ایک مرکز کا کام دیگا۔ اُن کا بھی اسی توقع کیجانب میلان ہے کہ جنگ اس گرمی کے اختتام تک ختم ہو جائیگا

جنگ کی نوعیت کی بابت مسٹر اڈیسن کی رائے

موجودہ یورپی جنگ میں کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن نے تمام چیزیں نئی ایجاد شدہ استعمال کی ہیں اور تاحال استعمال کر رہا ہے۔ مگر دوسری طرف امریکہ کے مسٹر اڈیسن جو سائنس کے بادشاہ کہلاتے ہیں کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں ایک بھی نئی بات نظر نہیں آتی مجھے توقع تھی کہ نئی نئی باتیں دیکھنے میں آئیں گی۔ مگر مایوسی ہوئی۔ اس کو خاصکر جرمنوں سے امید تھی کہ وہ شاید کچھ کر دکھائیں گے۔ مگر کچھ بھی نہیں کیا۔ حتی کہ بے رحمیوں اور وحشیانہ ایذا رسانیوں کے متعلق کوئی بھی صورت نمودار نہیں ہوئی۔ یہ تو سب زمانہ جاہلیت ہی میں موجود تھیں۔ اس مہذب زمانہ کو کسی امر میں بھی خصوصیت اور فوقیت حاصل نہیں۔ سائنس سے انسان کیلئے سب کچھ ممکن ہے۔ مگر یورپ نے کچھ بھی کر کے نہ دکھایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر اڈیسن ان مردود امور مذکورہ بالا متعلقہ جنگ سے بڑھکر کام کر سکتے ہیں۔ اور حربات جنگ مہیا کرنے اور ایذا رسانیوں کے متعلق غیر معمولی استعداد اور علمیت میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ خدا نہ کرے اگر صورت حال یہی ہے تو وہ دن نہ آئے جبکہ دنیا پر موجودہ جنگ کے وبال اور دکھ سے بڑھکر الم اُٹھانا پڑیں

بغداد فتح کر لیا

بڑی مسرت اور شکر کا مقام ہے کہ گزشتہ اتوار کے روز بغداد فتح ہو گیا۔ اور ہماری فوج کا اُس پر پورا پورا قبضہ ہے۔ میسوپوٹامیہ کا ایک سرکاری مراسلہ راوی ہے کہ ہماری گن بوٹس اور رسالہ کو بدھ کے دن معلوم ہو گیا کہ دشمن دریائے دیالا کے خط پر قدرے طاقت کے ساتھ قابض ہے۔ چنانچہ جمعرات کے دن ہم دشمن سے جا بھڑے۔ کیٹسیفون پر دشمن کا مورچہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ جس سے ظاہر تھا کہ دشمن اُس پر قابض رہنا چاہتا تھا۔ اور چونکہ ہم عقیفی سے سرعت کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس مقام کو خالی کر دیا۔ یہ حملہ چاندنی رات میں دریائے دیالا سے عبور کر کے کیا گیا تھا۔ جبوکہ رفتہ ہم دباؤ دیتے ہوئے آگے بڑھتے اور بغداد سے ۲ میل کے فاصلہ پر پہونچگئے سیاہ

سخت ہوا اور ریگستانی طوفانوں کے ہم ترکوں کو دبانے چلے گئے۔ اور سنیچر کے دن بغداد سے تین میل مغرب اور جنوب مغرب تک پہونچ گئے۔ ١١ مارچ لندن سے ایک میسوپوٹامی مراسلہ مخبر ہے۔ کہ اتوار کے روز بغداد پر ہمارا قبضہ ہوگیا ہے۔

روس میں سے جرمنوں کا اخراج { جرمنوں کے

جو دنیا میں اُن کے مظالم اور بدسلوکیوں اور فریبیوں کی وجہ سے عالمگیر نفرت اور احتراز پیدا ہوگیا ہے۔ اُس کے سبب سے اُن بے گناہ جرمنوں پر بھی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ جو جرمنی سے باہر ہیں۔ منجملہ دیگر ممالک میں اُن کیساتھ سلوک روس میں متوطن باشندگان کی جو جرمنی الاصل ہیں۔ جائیدادیں ضبط کی جا رہی ہیں۔ اور لوگ جلاوطن ہو رہے ہیں۔ کیونکہ روسی گورنمنٹ کی یہ تجویز ہو رہی ہے کہ اپنی سلطنت سے ہر ایک جرمن چیز کا استیصال کر ڈالے۔ سنہ ١٩١٧ء کے لئے متوطنوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جائیداد میں اپنی اپنی زمینیں سرکار کے ہاتھ اصلی قیمت سے بہت گھٹ کر قیمت پر فروخت کر دیں۔ لیکن اگر روسی سرکاری مذہب اختیار کر لیں تو وہ روس میں بدستور رہ سکتے ہیں۔ امید کیجاتی ہے۔ کہ اس حکم کی وجہ سے جرمن عموماً روس سے نکلکر ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کناڈا میں جاکر پناہگزیں ہو جائینگے۔

پریس ایکٹ اور اخبارات { ١٢ تاریخ کی صبح

کو دہلی میں زیر صدارت مسٹر جی۔ آر۔ لاؤنڈیز صاحب جو امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ہوا اُس میں مسٹر دوابھائی اور ڈاکٹر سپرو کے سوالات کے جوابات میں جو انہوں نے گزشتہ ستمبر میں کئے تھے سر ریجنیلڈ کراڈک نے کہا کہ پریس ایکٹ کے مطابق ٥٥ پریسوں کو ایک مرتبہ۔ نو کو دو مرتبہ اور پانچ کو تین مرتبہ متنبہ کیا گیا اور دفعہ ٣ (١) کے بموجب ٢٤٠ پریسوں سے ضمانت طلب کی گئی۔ جن میں ١٣٠ پریس ضمانت داخل کرنے میں ناکام رہے۔ کل ہندوستان سے ١٤٣ اخبارات کو ایک مرتبہ ٤٨ کو دو دفعہ اور ٣٠ کو تین بار متنبہ کیا گیا دفعہ ٨ (١) کے مطابق ٨ اخبارات سے ضمانت لی گئی ١٢٩ اخبارات سے ضمانت طلب کیگئی مگر وصول نہیں ہوئی۔

چین کے پریذیڈنٹ کی سادگی { چین کا پریذیڈنٹ لی یوآن ہنگ اپنی سادگی میں نہایت مشہور ہے

کہتے ہیں کہ وہ ایک سادی سی معمولی گاڑی میں سوار ہوتا ہے۔ اس کے ہمرکاب جلودار بہت کم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دارالخلافہ میں اپنے لئے گارڈ آف آنر گزارے جانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اُس کی طرز رہائیش خوراک و پوشاک اور اپنے مصاحبوں کے ساتھ ربط و ضبط میں نہایت سادہ ہے جب وہ اپنا ذکر کرتا ہے۔ تو پریذیڈنٹ اعظم کہنے کے بجائے اپنا نام لیتا ہے اُس نے حکم نافذ کر دیا ہے۔ کہ میرے نام کو غیر معمولی رفعت در بلندی نہ دیجائے۔ اور نہ ہی چھاپے میں عبارت کے اندر خاص امتیاز کے ساتھ اُسکا نام طبع ہو۔ وہ بڑا ہی خوش خلق سرگرم اور ان جوشوں اور خیالوں سے علیٰحدہ ہے کہ جن کے ذریعہ وہ چین کو اعلیٰ اور ارفع مرتبہ پر پہونچا ہوا دیکھنے کی آرزو اور امید رکھتا ہے۔ مسٹر لی یوآن ہنگ اچھا سپاہی ہے۔ اور اُس کی تمام عادات اور رسومیں ان خرابیوں سے بالکل پاک اور منزہ ہیں جن میں اکثر ایسے آدمی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ بڑی پولیٹیکل قابلیت کا آدمی نہیں کہلایا جا سکتا۔ اُس نے کہہ دیا ہے کہ میں تو صرف اُسی وقت تک پریذیڈنٹ رہونگا جب تک کہ پورا پورا امن بحال نہ ہوجائے۔ اس کے بعد اُس کا منشا خلوتی زندگی بسر کرنیکا ہے۔

ہندوستانی مسیحیوں میں تعلیم { اکثر ہندو مسلمان کہا کرتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحی عموماً

ناخواندہ اور جاہل ہوتے ہیں مگر جب ہم سنہ ١٩١١ء کی مردم شماری پر غور کرتے ہیں تو مسیحی تعلیمیافتگان کی تعداد کا ہندو مسلمان تعلیمیافتگان کی تعداد کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو یہ وہم باطل کی تردید ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نقشہ مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسیحی آبادی میں ٣ء١٦ فیصدی لکھے پڑھے ہیں جبکہ ہندوؤں میں ٥ء٦١ فیصدی اور مسلمانوں میں ٨ء٣٦ فیصدی لکھے پڑھے ہیں۔

گناہ کی نسبت ہندو آریہ و مسیحی خیالات

گناہ کے مضمون پر شروع کرنے میں طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گناہ کیا ہے۔ لہذا میں ابتدا آپ کے روبرو مسیحی مذہب سے دکھلانا چاہتا ہوں کہ گناہ کی تعریف کیا ہے۔ مسیحی مذہب کے الہیات دانوں نے اس کی تعریف اس طور پر کی ہے۔ کہ گناہ روح کی اخلاقی حالت یا انسان کے کاموں کا خدا کی شریعت سے عدم مطابقت یا غیر مطابقت رکھنے کو کہتے ہیں۔ اب اس گناہ کی تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ خدا کی شریعت سے مطابقت نہ رکھنے میں محض انسان کے کاموں اور فعلوں کو ہی گناہ تصور نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی دلی حالت بھی جب وہ خدا کی شریعت سے مطابقت نہیں رکھتی گناہ تصور کیجاتی ہے۔ چنانچہ اس پچھلے خیال کی نسبت تمام بنی آدم کا فیصلہ اسی طور پر مانا گیا ہے۔ کہ وہ طبیعت اور مزاج جو کسی فعل کے کرنے کا فیصلہ یا ارادہ کرتا ہے۔ وہی اس فعل کو اخلاقی صفت سے متصف کر دیتا ہے۔ (۲) وہ دل جو عادتاً یعنی عادت سے گناہ کرتا ہے وہ فی نفسہ برا اور گنہگار ہے۔ چنانچہ یہی انسان کا چال چلن مانا گیا ہے۔ اور یہی وہ چال چلن یا طبیعت مانی گئی ہے نہ کہ آدمی کا محض فعل جس کو کہ آدمیوں نے اخلاقی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا خاص اخلاقی اصول مانا ہے۔ ہمارے خداوند نے اسی اصول کو صاف طور پر لوقا کی انجیل ۶: ۴۳-۴۵ میں ظاہر کیا ہے۔ جیسا لکھا ہے کہ کوئی اچھا درخت نہیں جو برا پھل لائے۔ اور نہ کوئی برا درخت ہے۔ جو اچھا پھل لا دے۔ ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ جھاڑیوں سے انجیر نہیں توڑتے اور نہ جھڑبیریوں سے انگور۔ اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے۔ اور برا آدمی برے خزانہ سے بری چیزیں نکالتا ہے۔ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے وہی اس کے منہ پر آتا ہے۔

(۳) دل کی وہ حالت جو گنہگار فعلوں کو پیدا کرتی ہے۔ اس کو صاف صاف کلام الہی میں گناہ کہا ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل ۸: ۳۴ میں ہے کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے۔ گناہ کا غلام ہے۔ دوسرا امر جو اس تعریف سے علاقہ رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ کون سے ضروری شرائط ہیں جو کسی فعل کو گناہ ٹھہرا سکتے ہیں۔ تو صرف وہی شخص جو اخلاقی فاعل ہے۔ یا وہ جس کو عقل۔ ضمیر و آزاد مرضی عطا کی گئی ہیں گناہ کر سکتا ہے پس کوئی فعل ایسے فاعل کا جو خدا کی شریعت سے مطابقت نہیں رکھتا گناہ ہے۔ جہاں تک کہ وہ شریعت اس فاعل پر ظاہر کی گئی ہے۔ گناہ کی نسبت مسیحی بیان مذکورہ بالا صاف اور اختصار کے ساتھ سمجھنے کے لئے میں پھر عرض کرتا ہوں کہ گناہ کی تعریف یہ ہے کہ انسان کا خدا کی شریعت سے مطابقت نہ رکھنا (۲) انسان کے نہ صرف افعال گناہ تصور کئے گئے ہیں۔ بلکہ انسان کی دلی حالت بھی گناہ ہے۔ (۳) انسان کے گناہ کا مرتکب ہونے کے لئے عقل۔ ضمیر و آزاد مرضی کا ہونا ضروری امور ہیں۔ یا شرائط ہیں۔ اب ان باتوں کو گناہ کی نسبت مسیحی معیار کو سامنے رکھ کر جو عقل کے مطابق ہے۔ ہم پہلے ہندو بھائیوں کے مذہب سے دریافت کرینگے۔ کہ ان کے یہاں گناہ کی نسبت کیا بیان ملتا ہے۔ تو اس امر میں جہاں تک میں نے دریافت کیا اور کتابوں سے جہاں تک مجھے مل سکیں تحقیقات کی تو مجھے باقاعدہ اور باترتیب بیان جیسا کہ مسیحی مذہب میں پایا جاتا ہے۔ اور اس میں سے کسیقدر ناظرین کے روبرو پیش کیا گیا ہے۔ نہیں ملا۔ میں نے ایک جدید کتاب جو بنارس میں ہندو کالج کے بورڈ آف ٹرسٹیز کی جانب سے بنام ہندو اخلاق و مذہب پر اعلیٰ درجہ کی کتاب کو مطالعہ کیا۔ تاکہ اس میں گناہ کی تعریف اور دیگر امور مذکورہ بالا کو دریافت کر کے ہدیہ ناظرین کروں۔ تو گناہ کی تعریف کا کہیں پتہ نہیں ملا۔ کتاب مذکور میں اخلاق کے باب میں یوں مندرج ہے۔ اخلاق انسان کے چال و چلن کا علم یا سائنس ہے یعنی باترتیب اصول جن پر انسان کو عمل کرنا چاہئے۔ انسان کا چال و چلن اپنی نسبت اور اپنے آس پاس کے انسانوں سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور اس لئے ہم کو دریافت کرنا چاہئے کہ ان کی بھلائی سے کون سے امور علاقہ رکھتے ہیں۔ جو ہمارے چوگرد رہتے ہیں۔ اور نیز فاعل کے فعل کا تعلق مقام اور وقت سے کیا ہے۔ اور ہم اس سے زیادہ وسیع خیال اپنے قرب و جوار کا اختیار کریں مطابق اس علم کے جو ہمارے پاس موجود ہے۔ پھر ہم اس امر کا بھی لحاظ کریں کہ ہمارے سے اپنے تعلقات رکھتے ہوئے کیا بھلا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہمارے لئے جو اچھا یا بھلا ہو وہ دوسرے کے لئے نہ ہو۔ پھر جو ایک وقت اور ایک جگہ میں اچھا ہو وہ دوسرے وقت اور دوسری جگہ میں اچھا نہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ اخلاق ایک نسبتی امر ہے جو انسان کے لئے خود اپنے واسطے اور اس کے چاروں طرف کے انسانوں کے واسطے ہے۔ بیشک اس کتاب میں اخلاق اور بد اخلاقی کی فہرستیں بھی بیان کی گئی ہیں جن میں اخلاقی کاموں کو نیکی اور بد اخلاقی کے کاموں کو گناہ مانا گیا ہے۔ مگر کوئی صحیح اور باترتیب بیان گناہ کا نہیں ملتا ہے۔ اب مذکورہ بالا اخلاق بیان کی تعریف سے

دو باتیں قابلِ غور ہیں (۱) اخلاق کی تعریف میں کسی جگہ خدا کے ساتھ اخلاق کا تعلق بیان نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ دکھلایا گیا ہے کہ خدا تمام اخلاقی خوبیوں کا چشمہ ہے۔ بلکہ اخلاق کی تعریف محض ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ بھلائی کرنے پر مبنی ہے (۲) اور اس تعریف میں قابلِ غور ہے کہ یہ اخلاق بھلائی ہر وقت اور ہر جگہ میں یکساں عمل میں نہیں لانا چاہیے اور نہ انسانوں کے ساتھ اس کا تعلق یکساں حالت رکھتا ہے۔ کیونکہ جو میرے لئے بھلائی ہے وہ دوسرے کے لئے نہ ہو۔ اب میں اپنشدوں کی تعلیم سے جو نور افشاں اخبار لودیانہ کے ایڈیٹر (یعنی پادری بال گوبل سنگھ مرحوم صاحب) کی تالیف ہے دو ایک حوالہ اس امر میں پیش کرتا ہوں وہ گناہ اور اس کے بیان میں یوں ارقام فرماتے ہیں۔ غور اور خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس معنی میں عموماً گناہ کو گناہ تصور کیا جاتا ہے اُس معنی میں یہ لفظ اپنشدوں میں کبھی بھی واقع نہیں ہوا ہے۔ اور نہ وہ تعلق بتایا گیا ہے جو اس کو ایک شخصی قانون دینے والے اور حاکم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور نہ اس تعلق کو مدِنظر رکھ کر گناہ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اور نہ اس سلسلہ میں گناہوں کے دور کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے اگر ہم اپنشدوں کے بیان کے مطابق کرم کانڈ اور گیان کانڈ کو مدِنظر رکھ کر گناہ کی تعریف کریں تو غالباً یوں ہو سکتی ہے۔ کہ کرم کانڈ کے خلاف کرنا گناہ ہے اور کرم کانڈ کے مطابق کرنا ثواب ہے جس کے ذریعہ سے جیوآتما برہمہ لوک کو پراپت ہوتا ہے۔ باقی رہے اخلاقی کام سو وہ پرکرتی کے گن ہیں خاصکر رجوگن تموگن کے نتائج ہیں۔ چنانچہ میترائی برہمنا اپنشد ۳-۵ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں لکھا ہے۔ کہ گمراہی۔ ڈر۔ غم۔ نیند۔ سستی بے پرواہی۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ تموگن کے نتائج ہیں اندرونی پیاس اشتیاق۔ حرص۔ پیار نفرت پسندیدہ چیزوں پر دل لگانا۔ ناپسندیدہ چیزوں سے نفرت کرنا رجوگن کے نتیجہ ہیں۔ اس لئے اُس کی آتما بہت سی شکلیں اختیار کرتا ہے۔ اس جگہ طبعی۔ ذہنی اور اخلاقی تمام امور گڈمڈ کر دیئے ہیں۔ اور جس قدر باتیں یہاں بتائی گئی ہیں وہ سب بری اور قابلِ نفرت سمجھی گئی ہیں اور ان سب کو تموگن اور رجوگن کے نتائج تصور کیا گیا ہے پھر کوشتکی اپنشد ۳۔۱ میں اندر دیوتا یہ کہتے ہیں۔ صرف مجھ ہی کو جان۔ یہ وہ بات ہے جو میں انسان کے لئے نہایت مفید خیال کرتا ہوں کہ مجھ کو جانے میں نے تواشتری کے تین سر والے بیٹے کو قتل کیا میں نے ارن مکھ بھگتوں کو بھیڑیوں کے حوالہ کیا بہت سے عہد نامہ توڑ کر سہلاد کی قوم کو فضا میں پولوما کی قوم کو۔ زمین پر کالاکنج کی قوم کو قتل کیا۔ اور پھر بھی میرا بال بیکا نہ ہوا۔ اور جو مجھ کو اس طرح سے جانتا ہے اُس کے کسی فعل سے اُس کی زندگی کو کچھ ضرر نہیں پہونچتا ماں کو قتل کرنے سے " وہ گناہ کرنے کو جاتا ہے تو اُس کے چہرہ سے رونق نہیں جاتی۔" اس نقطہ خیال سے گناہ کچھ چیز نہیں ہے۔ اور اس سے کوئی برا نتیجہ صادر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ ماں باپ برہمن کی ہتیا انسان پر کچھ اثر نہیں کر سکتی۔ اندر ان بیجا کاموں پر فخر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جب مجھے ان کاموں سے کچھ ضرر نہیں پہنچا۔ تو میرے جاننے والوں کو بھی ایسے کاموں سے ضرر نہیں پہونچتا۔ اصل نکتہ یہ ہے کہ صرف اُس کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہی سب کی زندگی ہے۔ تو اس گیان (جیوتی) عرفان کے نور کے سامنے۔ تمام اخلاقی بھلائی اور برائی کا امتیاز اور نتائج کافور ہو جاتے ہیں۔ پس فلسفانہ نکتہ خیال سے دیکھا جائے تو گناہ اور کچھ نہیں۔ مگر پرکرتی کے گنوں کا آتما کے اوپر عادی ہونا یا اودیا سے اپنے آپ کو برہمہ سے الگ سمجھنا۔ یا کرم کانڈ کے برخلاف عمل کرنا یعنی یگیہ اور دان وغیرہ نہ کرنا گناہ ہے۔ (باقی دارد)

راقم۔ پادری جے سکلین عرف غلام مسیح دینپوری

پیارے سوامی سندر سنگھ صاحب

بٹھین آباد (عیسائے نگری) چک نمبر ۲۶۲ ہ ب کی کلیسیا اور اُن کے پاسٹر پادری ایچ ای کلارک صاحب کی آرزو ہے کہ آپ سے درخواست کریں۔ کہ آپ برائے مہربانی مقدس ہفتہ یعنی یکم اپریل سے ۸ اپریل تک کے لئے بٹھین آباد میں تشریف لا کر کلیسیا کو اپنے درسوں اور وعظوں سے فائدہ پہونچاویں۔ ہماری آرزو ہے کہ آپ ایک بار پھر یہاں پر تشریف لا کر ہمیں روحانی فائدہ پہونچاویں ہمیں پتہ نہیں کہ آپ اس وقت کہاں پر ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار ہذا آپ سے التماس ہے ہمیں مدت سے دلی خواہش ہے کہ آپ سے ملیں اور آپ کی پُرتاثیر وعظوں کو سنیں (اور آپ یہ جانتے ہیں کہ ہمیں کتنی خواہش آپ کے ملنے کی ہے۔ ہمیں سچ مچ آپ کی بڑی انتظاری اور دل میں بے چینی سی ہے۔ کہ آپ سے مسیح کا پیغام سنیں۔ اس لئے مہربانی سے ہماری درخواست کو قبول فرماویں اور تسلی بخش جواب عنایت فرما کر ہمیں اپنا احسانمند کریں۔ آپ کے سفر و دیگر خرچ ہمارے ذمہ ہوگا۔ امید ہے کہ آپ ہمیں ناامید نہ کرینگے۔ جواب کے منتظر :- از طرف کلیسیا و پاسٹر بٹھین آباد۔

جواب ذیل کے پتہ پر ارسال فرماویں :-

جوزف مارشل بٹھین آباد چک نمبر ۲۶۲ ہ ب براہ سمندری۔ ضلع لائلپور۔



غزل الغزلات باب اول

منظومہ مسٹر اے۔ انجلو صاحب ڈاکٹر آف آپٹکس۔ بریلی۔

غزل اوّل

مئے سے بہتر مومنوں کو عشق ہے دلدار کا
کاش وہ دے اپنے لب کا ایک بوسہ پیار کا
ہو مہک جس طرح سے عطروں کی عالم کو پسند
ہے تسلط اسم اعظم اس طرح غفار کا
کنواریاں ہیں مست جام الفت حسن ملیح
پاک ان اہل جہاں کو عشق ہے میخوار کا
خاص راحت حب صادق شوق وصلت ہو نصیب
ہے دل بیتاب پیرو آپ کی رفتار کا
مل گئے اعزاز دہن قصر شاہی ہیں مجھے
فخر حاصل ہوگیا ہوں کنار یار کا
مئے سے زیادہ جام الفت کے لئے ہر ایک رند
ہوگیا مشغول ہے طالب شربت دیدار کا
ہوں شال خیمہ کے گرمہرو یار حسن ہوں
میرا جامہ ہے مقابل خیمۂ قیدار کا
کب ہوا ثانی میرا یروشلم کی بیٹیو
پردۂ شاہ سلیماں گرچہ ہے بازار کا
سانولی صورت ہے میری مجھ کو مت تاکو کلیم
ہے اثر مجھ میں دوامی مہر آتش بار کا

غزل دویم

جا بجا بوں کی مجھ سے تو خاطر پریشاں ہی رہی
انکے باغوں کی ہمیشہ میں نگہباں ہی رہی
اپنے گلستان کا مجھ کو مطلق نہ خیال تھا
طالب دیدار اس کی میں نہ خواہاں ہی رہی
مجھ کو بتلا دے کرم سے اے میرے محبوب دل
تیرے گلے کی چراگاہ کی میں جویاں ہی رہی
تو کہاں ہمراہ گلے کے رہا دوپہر کو
دوستوں کی میں تیرے بیکار بھٹکاں ہی رہی
میری محبوبہ نہال باغ حسن دلفریب
عالم خوبی میں تو جو رشک نسواں ہی رہی
گرچہ ناواقف ہے تو سے آرزو دیکھوں کہ تو
شوق سے نقش قدم گلے پہ غلطاں ہی رہی
اپنے حلوانوں کے چرواہوں کے خیموں کے قریب
حکم حاکم آپ سے میں تو نگہباں ہی رہی
اے میری جانی میں تیرے حسن کو تشبیہ دوں
مہد فرعون میں تو رشک ماہ پایاں ہی رہی
خوشنما رخساروں پہ موتی کی لڑیوں کی بہار
وہ سدا اس دنیا میں اسکی نمایاں ہی رہی
بے بہا زنجیر زریں اس کا زیور ہے کلیم
اس کی گردن گنج دولت پر نمایاں ہی رہی

غزل سوئم

تیری خاطر طوق سونے کے بنائے جائینگے
اور ان میں پھول چاندی کے لگائے جائینگے
وہ شہ افلاک جب تک نوش جاں فرماں ہیں
ہم بھی خوشبو اپنے سنبل کی سنگھائے جائینگے
اپنا دلبر ایک بستہ مر کا ہے اپنے لئے
اپنے سینے پر اسے شب بھر سلائے جائینگے
عاشقین جدی کے باغ انگوری کا حاصل ہیں وہ
دستہ گلہائے مہندی وہ بنائے جائینگے
جان جاں تو خوشنما خوش رو کبوتر چشم ہے
نغمہ میں تیری ہی گیت سنائے جائینگے
خوبصورت ہے تو ہی محبوب بلکہ دلپسند
ہم سبھی سبزہ اے دلبر بچھائے جائینگے
ہیں صنوبر کی کڑی شہتیر سرو میں کلیم
گھر ہمارے جب وہ آئینگے دکھائے جائینگے

غزل

کمائے کچھ زاد راہ منزل جہاں میں کار ثواب کرکے
جو جاتا ہے سکون اصلی تو پڑھ ہمیشہ نماز قلبی
نمود خاک زمیں سے کرکے کرم سے اپنے خدا نے مجھ کو
کیا ہے پیدا جو سیم و زر کو ملا ہے انعام بحر و بر کو
ہوئی جدائی جو جسم و روح کی کہا یہ اللہ نے میرے حامی
نہیں ہے لازم غرور اتنا یہ زندگانی ہے چند روزہ
دکھا کے نور صبح جمال پلا کے جام مے تجلی
کلیم جب ہم گئے جہاں سے تو بولے جنت میں آؤ جلدی
گنوا نہ عمر دو روزہ غافل گناہ کر کے عذاب کرکے
رکوع ہو با عجز و انکساری قیام چشم پر آب کرکے
بٹھایا قصر فلک میں اپنے شریک جلسہ جناب کرکے
دیا ہے گنج نفیس شہر کو بے تصرف حساب کرکے
نہ چھوڑ مجھ کو تو وقت پیری سدا کو خانہ خراب کرکے
پڑیگا مرقد میں منہ چھپانا جہاں سے شرم و حجاب کرکے
جمال دلبر نے اپنا شیدا ہی بنایا مست شراب کرکے
قضا نے بھیجا ہے اس کو زنداں سے اسیر عہد شباب کرکے

راقم:۔ اے۔ انجلو ڈاکٹر آف آپٹکس۔ بریلی۔

پنجاب سنڈے سکول یونین اور کرسچن اینڈیور کی مشترکہ کنونشن

جگہ اور وقت پسرور ۱۰ اپریل لغایت ۱۳ اپریل۔ پہلا جلسہ بروز ۱۰ اپریل بوقت شام فراہم ہوگا اور پادری ہربرٹ ہیلی دل اور پادری ریچرڈ برجس سکرٹریاں کرسچن اینڈیور اور سنڈے اسکول تقریر کرینگے

خوراک وغیرہ خوراک وغیرہ کے دو انتظام ہونگے۔ اول یوروپین طریقہ پر جس کا نرخ ایک روپیہ چار آنے روزانہ ہوگا۔ دوم ہندوستانی طریقہ پر جس کا نرخ دس آنے روزانہ ہوگا۔ جو صاحب تشریف لانا چاہیں پادری جے۔ جی کیمبل کو جو قصور میں مقیم ہیں یکم اپریل سے پہلے اطلاع دیں کہ کب پسرور پہونچینگے اور کب تک قیام کرینگے۔

قابل توجہ تبدیلی۔

امسال بجائے دو کنونشنوں کے ایک ہی مشترکہ کنونشن ہوگی۔ درخواست کیجاتی ہے کہ آپ اپنی دعاؤں اور حاضر باشی سے امداد کریں۔ اور کنونشن کے ہر ایک کام میں شریک ہوکر اس کو زیادہ مفید ثابت کریں۔ دونوں سکرٹریاں حاضر ہوکر اپنی اپنی تقریروں سے فائدہ پہونچائینگے

وائلی میموریل کومٹ سنڈے سکول کے دو طلبا کو دو انعام پہلا پندرہ روپیہ کا اور دوسرا دس روپیہ کا دیئے جائینگے۔ جو ماہ فروری کے سبق یسوع اور سامری عورت پر تصویر تیار کرینگے۔ تصویر خود کردہ اور خود کشیدہ ہونی چاہیئے۔ اور سنڈے سکول کے سکرٹری کو ارسال کرنی چاہیئے یا کنونشن کے شروع میں پیش کی جانی چاہیئے۔

نوٹ:۔ جو طلبا پیشتر دو مرتبہ انعام لے چکے ہیں انکو یہ انعام نہیں مل سکتا ہے۔

تعدادی نقشہ تعدادی سکرٹریاں کی خدمت میں یکم اپریل سے پہلے ارسال ہونی چاہیئے۔ سنڈے سکول مس ٹوڈ صاحبہ زیڈ بی او۔ ایم مشن قصور۔ کرسچن اینڈیور۔ پادری ایچ جے اسٹووڈ جہلم۔

چندہ چندہ خزانچیوں کی خدمت میں ارسال ہونا چاہیئے۔ سنڈے سکول پادری جے ڈبلیو رئیس صاحب پاک پٹن ضلع منٹگمری۔ کرسچن اینڈیور۔ پادری جے۔ اے ایلکزینڈر صاحب جموں۔

سنڈے سکول کی ترقی کا معیار ٹھہرایا گیا ہے جس کی اس وقت توضیح کیجائے گی۔ اور ان سنڈے سکولوں کو جو یونین کے متعلق ہیں سال آئیندہ کو حصول جھنڈا کے لئے مقابلہ کرنے کا موقعہ ہوگا۔ از راہ عنایت اپنے اپنے سنڈے سکولوں کو یونین سے ملحق کروالیجئے۔

کرسچن اینڈیور کے ایلچی کرسچن اینڈیور کے ایلچیوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مہربانی سے اپنی سوسائیٹی کی رپورٹ اس سال کی لادیں۔ اس لئے کہ اس سوسائیٹی کو جس نے اعلےٰ ترقی کی ہو۔ اور عمدہ کام انجام دیا ہے۔ ایک نہایت عمدہ اور نیا جھنڈا انعام ملیگا۔

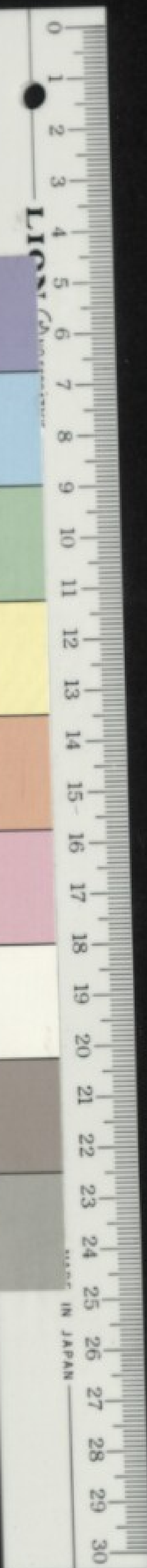
المشتہر مس ایم۔ سی ہیلم صاحبہ سکرٹری سنڈے سکول یونین لودیانہ۔ پادری ایچ۔ سی چیمبرس کرسچن اینڈیور یونین خانقاہ ڈوگراں۔

مختون اور نامختون

گزشتہ سے پیوستہ

حبشی خوجہ حبشی خوجہ غالباً حام کی اولاد میں سے تھا اور اپنے جسمانی عیب کے سبب شریعت کی رو سے پاک لوگوں کی جماعت میں شامل ہونے کے قابل نہ تھا (استثنا ۱:۲۳) ممکن ہے کہ وہ پھاٹک کا مرید ہوا اور اب نے یروشلم میں عبادت کے لئے آیا تھا۔ اعمال ۲۷:۸۔ لیکن تو بھی وہ جماعت میں لے جانے کے قابل نہ تھا۔ فلپس نے اُس کو بتپسمہ دے کر شریعت کی اس دیوار کو بھی توڑ ڈالا۔

کرنیلیس فلپس ایک ڈیکن تھا۔ کلیسیا کا ادنےٰ عہدے دار تھا۔ ان بشارتی خدمات کے سبب پیچھے مبشر بھی کہلایا اعمال ۸:۲۱۔ ایک چھوٹا عہدے دار جس کام کو ہمت سے کرتا ہے۔ جب تک کلیسیا کے اعلےٰ عہدے دار اُسے منظور نہ کریں۔ تب تک اُس پر کلیسیا کی مہر لگ نہیں سکتی۔ سامری نیم یہودی تھے اُن پر ہاتھ رکھ کر رسولوں نے فلپس کی سامریہ کی خدمت پر مہر کردی۔ لیکن حبشی خوجہ جو شاید پھاٹک کا مرید تھا اُس کے بتپسمہ کو رسولوں نے منظور کیا تھا یا نہیں۔ ہم جانتے نہیں۔ رسول اب تک یہودیت کے تنگ خیالوں



سے آزاد نہیں ہوئے تھے۔ پطرس اگرچہ بہت باتوں میں آگے بڑھ جاتا تھا توبھی خیال کرتا تھا کہ یہودی ہو کر غیر یہودیوں سے صحبت رکھنی یا اُن کے پاس جانا ناجائز ہے۔ اعمال ۱۰ و ۲۸ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قوموں کو انجیل سنانے کا وقت اب تک نہیں آیا تھا۔ یا اُن کو اگر انجیل سنائی بھی جائے تو کس طرح سنانا چاہیئے۔ سو رسول جانتے تھے۔ آخر ایک الٰہی رویت سے اس طرح کے پس و پیش دور ہو گئے اور مختونوں کے رسول پطرس نے صاف معلوم کیا کہ میں کسی آدمی کو نجس ناپاک نہ کہوں۔ تب وہ رومی صوبہ دار کرنیلیس اور اُس کے گھرانے کو انجیل سنانے گیا۔ وہ انہیں سنا ہی رہا تھا کہ اُن پر اُسی طرح روح القدس نازل ہوا جس طرح پنتیکوست کے دن یہودی شاگردوں پر نازل ہوا تھا۔ اعمال ۱۱: ۱۵ ان کو پانی کے بپتسمہ کے پیشتر ہی روح کا بپتسمہ دے کر خدا نے انجیل کی عالمگیری پر مہر کر دی اور ثابت کیا کہ جس طرح یسوع کے فضل سے یہودی نجات پائینگے۔ اُسی طرح مسیح کے فضل ہی سے غیر یہودی بھی نجات پائینگے۔ اعمال ۱۵: ۱۱

کپرسی اور قرینی کلیس ڈیکن اور پطرس رسول نے تو نیم یہودی اور بھاپاکٹ کے مریدوں کو کلیسیا میں قبول کیا۔ ادھر دوسرے لوگ جو کلیسیا کے عہدے دار بھی نہ تھے اور بھی زیادہ آزادی سے انجیل کی عالمگیری ثابت کرنے لگے جو پراگندہ ہوئے تھے وہ کلام کی خوشخبری دیتے پھرے۔ اعمال ۸: ۴ اُن کے کام میں اب تک استفنس شہید کے آخری کلمات گونج رہے تھے اور پھرتے پھرتے فینیکی اور کپرس اور انطاکیہ میں پہونچے۔ مگر یہودیوں کے سوا اور کسی کو کلام نہ سناتے تھے لیکن ان میں سے چند کپرسی اور قرینی تھے جو انطاکیہ میں آکر یونانیوں کو بھی خداوند یسوع کی خوشخبری کی باتیں سنانے لگے (اعمال ۱۱: ۱۹، ۲۰) حبشی خوجہ اور کرنیلیس تو بھاپاکٹ کے مرید تھے۔ اسرائیل کے خدا کے قائل تھے اور خدا سے ڈرتے تھے اُن کو انجیل سنانے اور ان بت پرست یونانیوں کو انجیل سنانے میں بڑا فرق تھا۔ کپرسی اور قرینیوں نے (جو یونانی مائل تھے) ایک اور قدم آگے بڑھ کر شاید یہ پہلی دفعہ تھا کہ بت پرست یونانیوں کو بھی انجیل سنائی۔ لکھا ہے کہ خداوند کا ہاتھ ان پر تھا اور بہت سے لوگ ایمان لا کر خداوند کی طرف رجوع ہوئے"۔ (ر: ۲۱) اب تک شاگرد گلیلی یا نصارہ کے نام سے کہلاتے تھے۔ پر اب وہ پہلے انطاکیہ ہی میں مسیحی کہلائے۔ اعمال ۱۱: ۲۶ غالباً اُس وقت یہ نام اُن کا مخول سے رکھا گیا تھا۔ مگر اب تو شائستہ دنیا اس نام کو اپنے فخر و جاہ و جلال کا باعث سمجھتی ہے۔ دیکھو انجیل نے کس طرح اپنی عالمگیری حاصل کی وہ ہر ایک کو قبول کرتی ہے کسی سے نہیں پوچھتی کہ تو کون اور کس قوم کا ہے۔ وہ کسی کے لئے کسی بات کو سد راہ نہیں لاتی۔ کوئی ابتدائی شرطیں نہیں رکھتی جو خدا سے ڈرتا ہے اور اپنی نجات کے لئے اس کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے وہ کوئی کیوں نہ ہو کلیسیا اُس کے لئے دروازہ کھولتی اور اُسے اپنی رفاقت میں لاتی ہے۔ انجیل اور کلیسیا کے لئے اس عالمگیری حق کو حاصل کرنے میں استفنس کی طرح کتنوں کو خون بہانا پڑا اور فلپس اور کپرسی اور قرینی بھائیوں کی طرح کتنوں کو ملک بملک پراگندہ ہو کر پھرنے پڑا۔

عملی مشکلات اب ایک اور منزل طے کرنی باقی تھی۔ اگرچہ اب تک صفائی سے نظر نہیں آتا تھا۔ توبھی مذکورہ بالا اصول کا نتیجہ نہایت ہی وسیع تھا۔ پھر کسی اصول کو قرار دینا ایک بات ہے اور اس اصول کو اس کے نتیجہ تک پہونچا دینا ایک اور بات ہے اس میں وقت کی ضرورت اور بہت سی مشکلات دور کرنی پڑتیں۔ اصولاً انجیل کی عالمگیری اگرچہ قرار دی گئی توبھی غیر یہودی کلیسیا کو انجیل کی عالمگیری کے نتیجے تک پہونچنے میں قدم بقدم آگے بڑھنا پڑا۔

جب کپرسی اور قرینی بھائیوں کی خدمت سے بت پرست یونان بھی کلام کی روشنی میں آگئے تو اُن کے پہلے یہودی مرید بنکر کلیسیا میں داخل ہونا نہ پڑا وہ جیسے تھے ویسے ہی کلیسیا میں شریک کئے گئے۔ اب ایسے ایسے سوال برپا ہوئے جو حل طلب تھے۔

مثلاً ان غیر یہودی شاگردوں کی کلیسیا کی حیثیت کیا ہے۔ ان کو موسوی شریعت کی کہاں تک اطاعت اور پیروی کرنی چاہیئے۔ جو نسلاً اسرائیلی ہیں کیا ہر امر میں اُن کیساتھ اُن کی برابری ہے۔ کیا یہودی مسیحیوں کے لئے واجب ہے۔ کہ اپنی قوم کی قدیم روایتوں کو ترک کر کے اُن کے ساتھ آزادی سے برتاؤ رکھیں؟ عملی مشکلات پیش آئیں اور اُنکو حل کرنا ضروری تھا۔ (باقی دارد)

ہونا بڑائی تا ثیر انسانی سے متعلق نہیں۔ اگر پطرس کو یہاں تک قابلیت ہو گئی تھی تاہم سمجھے ایکہ موقع پر انطاکیہ میں اس نے دورنگی دکھائی پر گلتیوں [illegible]

ضرورت

ایک بائیبل وومن کی مری میں اور ایک کیمبل پور میں ضرورت ہے۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرو۔

مس جے ایل۔ وائیل امریکن مشن کیمبلپور

اشتہار ۱/۳

مشتہر کیا جاتا ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ سالانہ جلسہ سہارنپور میں بتاریخ ۳ اپریل سن حال بروز منگلوار بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔

بی سی اینگ سٹیٹڈ کلارک لودیانہ پریسبٹری انبالہ چھاؤنی۔

ضرورت ۲/۲

ایس پی جی انڈسٹریل سکول گوڑگانوں کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہو یا جونیئر ورنیکلر سند یافتہ ہو۔ درخواستیں بنام مینیجر صاحب کیمبرج مشن دہلی آنی چاہئیں۔

وصولی زر

مسٹر ٹی ایچ جنز ۲/
مس ایم جے کیمبل ـہ
مسٹر جے ایس ووڈ ۸/
بی کے مارٹن ے
... یار خاں۔ ے
۱۳/

برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع احاطہ اور بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشوضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے ... اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔

پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ و مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے خرچ خوراک ... طالب علم ... اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ... اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا گاڑی کول اور بوٹ وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا للعہ سے ... گروٹوں ... سے ... روپیہ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ـلعہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ " ے
غیر ممالک سے " " " ۱۳/ ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸/	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	للعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	ـہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	۱۰صہ

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۳ ر لیا جائیگا کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خالصاحبہ

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو و فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ ر اگر بارہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶ ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی نمونہ ... کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ ر سے لیکر عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی ... سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ولیم براؤن چھپا۔